قولہ تعالیٰ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے گویا ایک پاکیزہ درخت ہے اسکی جڑ مضبوط ہے اس کی
ٹہنیاں آسمان میں ہیں

الحمد للہ والمنۃ

جامع الاصول

مولفہ

حضرت بندگیمیاں شاہ قاسم مجتہد گروہ مصدقان امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

مترجم

باھتمام جمعیۃ مھدویۃ دائرہ زمستان پور
مشیرآباد حیدرآباد

سنہ ۱۴۰۲ھ م سنہ ۱۹۸۲ء

بار دوم (۵۰)

قیمت (دو روپیئے)

کتابت سرورق
از سید نصرت خوشنویس

اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد

جامع الاصول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله المتحد بجلال ذاته
والمتحمد بجمال صفاته والمظهر
بمظهرين الولاية والنبوة وصلى الله
على محمدين محبوبى الكونين الاول خاتم
الانبياء وهو ظاهر فى مظهر النبوة و
الثانى خاتم الاولياء وهو موجود فى
مظهر ولايته وعلى الهما واصحابهما
وهم هادون هداية ولايته ونبوته
واعلموا ايها المصدقون ان احكام الدين
منها ما يتعلق بكيفية العمل ويسمى
فرعية وعلمية ومنها ما يتعلق بالاعتقاد
ويسمى اصولا واعتقادا والاعتقادات هى
علم التوحيد وصفات ذاته ومفتاحه
اعتقاد شرف النبوة والولاية ومن
غيره لا فتح باب التوحيد ولا كشف
غطاء رؤية الله تعالى
هو الواحد القديم الحى العليم

تمام تعریف اللہ کے لئے سزاوار ہے جو اپنی ذات
کی بزرگی میں یکتا ہے اور اپنی صفات کی خوبیوں سے
سزاوار حمد ہے اور ظاہر فرمایا دو مظہر یعنی مظہر ولایت
اور مظہر نبوت درود نازل کرے اللہ دونوں محمدؐ
پر کہ دونوں جہاں کے محبوب ہیں اول خاتم الا
نبیاء ہیں جو مظہر نبوت میں ظاہر ہوئے اور دوسرے
خاتم الاولیاء ہیں جو ولایت محمدی کے مظہر میں
موجود ہوئے اللہ رحمت نازل کرے دونوں کے
آل اور اصحاب پر کہ وہی ولایت اور نبوت
کی ہدایت کے ہادی ہیں جانے رہو مصدقو! کہ
دین کے احکام میں بعض عمل کی کیفیت سے تعلق
رکھتے ہیں احکام فرعیہ وعملیہ کہلاتے ہیں اور بعض
اعتقاد سے تعلق رکھتے ہیں جو اصول اور عقائد
کہلاتے ہیں اعتقادات میں توحید باریتعالی
اور ذات باریتعالی کی صفات کا علم ہے اور
اسکی کنجی نبوت اور ولایت کی بزرگی کا اعتقاد
ہے اسکے بغیر توحید کے دروازے کی کشائش اور

السميع البصير القدير الشائی المريد
المتكلم فنظرت الیٰ علمه وجدت
انه لانهاية لعلمه لانه
نور الايمان فجمعت مختصر "
مقولات العقيدة لانها متعلقة
بارواح الانسان ويظهر نورها
علیٰ وجود افعاله التی هی كانت
ثابتة من صحبة المهدی ع الاولیٰ
منها ما ثبتت من ميران سيد
محمود ثانی المهدی رض والثانية
من ميان سيد خوند مير سرة المهدی رض
وبعض اصحاب المهدی ع والتوابع
الكاملين واعتقدوا انه لا اله الا الله
وان محمداً عبده ورسوله والمهدی
الموعود عبده وبينة ودينه والتابع
التام شريعة رسوله وحامل اثقال
امور حقيقته قال النبی صلی الله عليه و
اله وسلم الولاية افضل من النبوة
ای هی موجودة فی وجود المهدی ع
وكل الولاية فی ظهوره وولاية محمد
ذات السيد محمد بن سيد عبد الله
وهو المهدی الموعود ع علیٰ راس خمس
وتسعمائة سنة من بعد رسول الله
قد جاء ومضیٰ من انكر بفضيلة
ولاية ذاته كفر لشرف النبوة و
من انكر بحديث "الولاية افضل
من النبوة" كفر بفضيلة النبوة والو
لاية ومن انكر بالنبوة والولاية

اور دیدار الٰہی سے حجاب کا اٹھنا ممکن نہیں
اللہ تعالےٰ ایک ہے ہمیشہ سے زندہ ہے جاننے
والا سننے والا دیکھنے والا قدرت والا مشیت والا
ارادے والا اور کلام کرنے والا ہے پس میں نے اس
کے علم کی طرف نظر کی تو اس کے علم کو لانہایت پایا
وہی نور ایمان ہے پس میں نے اس رسالہ میں
عقائد کے مقولے مختصراً جمع کئے کیونکہ عقائد انسان
کی ارواح سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہی کا نور اس کے
افعال کے وجود پر ظاہر ہوتا ہے اور وہ عقائد
صحابۂ مہدی ع سے ثابت ہیں اولاً میراں سید محمود
ثانی مہدی رض سے ثانیاً میاں سید خوندمیر سیرۃ المہدی رض
بعض اصحاب مہدی ع اور تابعین کاملین رح سے اور
اور انکا اعتقاد یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اور محمد ص اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں
اور مہدی موعود ع اللہ کے بندے اللہ کے دین کے
بینہ اس کے رسول کی شریعت کے تابع تام
اور امور حقیقت دین کے بوجھ کے حامل ہیں نبی
صلعم نے فرمایا ولایت نبوت سے افضل ہے۔
وہی ولایت وجود مہدی میں موجود اور تمام ولایت مہدی
کے ظہور میں ہے اور محمد کی ولایت سید محمد بن سید عبد اللہ کی
ذات ہے اور وہی مہدی موعود ع ہے جس کی بعثت رسول
اللہ ص کے بعد ۹۰۵ھ میں ہوئی تحقیق کہ مہدی آئے اور
گئے۔ جو شخص ولایت ذات مہدی ع کی فضیلت کا انکار
کیا تو وہ شرف نبوت کا منکر ہوا اور جس نے انکار کیا
حدیث الولایۃ افضل من النبوۃ کا تو وہ
نبوت اور ولایت کی فضیلت کا منکر ہوا، اور
جس نے انکار کیا نبوت اور ولایت کا تو وہ محمد ص کی
نبوت اور سید محمد کی مہدیت کا منکر ہوا اور جس

كفر بنبوة محمدؐ و مهدية السيد محمدؑ و من
انكر بالمهدى فقد كفر بما انزل على محمد و
مثل الولاية شمس و مثل النبوة قمر من
انكر بمثلهما بالجزم فهو منافق و مبتدع
والمهدى ؑ صاحب الزمان و صاحب
الفرمان بلا واسطة ملك من انكر
بالجزم بما كان الفرمان للمهدى ؑ كفر
المهدى ؑ مامور ببيان كلام ذات الله
من انكره بالجزم كفر و المهدى
عليه السلام رأى الله تعالى فى
هذه الدنيا بلا حجاب من انكر
بالجزم فهو كافر و محمدؐ
النبى هو خاتم النبوة و المهدى ؑ
خاتم ولايته وهما ليساويان فى
الحقيقة من قال بالجزم النبى ؐ و
المهدى ؑ لا يساويان فى الحقيقة
فكفر بنور محمدؐ و اول المظهر و
الايمان ذات الله تعالى حق
بحكم الايمان كلمة لا اله الا الله
وهى كلام الله ذاتى وغير مخلوق
وغير لفظى والذات والصفات متحد
كالشمس والنور ومن قال بالجزم
الايمان ليس ذات الله تعالى
فهو كافر والايمان و تصديق المهدى ؑ
متحدان حق بوجهين الايمان
هو التصديق بما جاء من عند الله
بالقلب و الاقرار باللسان والثانى
الايمان ذات الله تعالى والمهدى ؑ

نے انکار کیا مہدی ؑ کا تو پس تحقیق کہ وہ منکر ہوا
ان تمام امور کا جو محمدؐ پر نازل ہوئے ولایت
کی مثال آفتاب ہے اور نبوت کی مثال چاند ہے
جس نے انکار کیا ان دونوں مثالوں سے یقین
کے ساتھ تو وہ منافق اور مبتدع ہے اور مہدی
صاحب زماں اور صاحب فرمان ہیں فرشتہ
کے واسطہ کے بغیر فرمان خدا پانیوالا ہے جس نے
مہدی ؑ کے لئے فرمان خدا تھا سو اس سے انکار کیا
یقین کے ساتھ تو کافر ہوا اور مہدی ؑ کلام ذات
الٰہی بیان کرنے پر منجانب اللہ مامور ہے جس
نے انکار کیا اس بات کا یقین کے ساتھ تو وہ
کافر ہے اور مہدی ؑ نے اسی دنیا میں بلا حجاب
خدا کو دیکھا ہے جس نے انکار کیا اس بات کا
یقین کے ساتھ تو وہ کافر ہے اور محمدؐ نبی خاتم
النبوۃ ہیں اور محمد مہدی ؑ خاتم ولایت محمدی ہیں اور
وہ دونوں دراصل مساوی ہیں جس نے یقین کے
ساتھ یہ کہا کہ نبی اور مہدی علیہما السلام دراصل
مساوی نہیں تو وہ منکر ہوا نور محمدؐ اور اول
مظہر سے اور ایمان ذات حق تعالیٰ ہے حق ہے
موافق اس حکم کے کہ ایمان کلمہ لا الہ الا اللہ
ہے اور وہ کلمہ کلام اللہ ذاتی ہونیکی جہت سے غیر مخلوق
اور غیر لفظی ہے اور ذات اور صفات دونو متحد
ہیں مانند آفتاب اور نور کے جس نے یقین
سے کہا کہ ایمان ذات اللہ نہیں تو وہ کافر ہے اور
ایمان اور تصدیق مہدی دونوں متحد ہیں اور ان دونوں
کا اتحاد حق ہے دو وجہ سے ایک اس وجہ
سے کہ ایمان دل سے تصدیق کرنا اور زبان سے
اقرار کرنا ہے اس چیز کا جو اللہ کے پاس سے آئی

نور ذاتہ بالاتفاق من قال بالجزم
لیس الایمان وتصدیق المہدی
متحدین کفر لشرف النبی وا
لمہدی ؑ ورویۃ اللہ
وتصدیق المہدی ؑ متحد
ان الحکم ان رویۃ اللہ نور کالبدر
کما قال علیہ السلام انکم سترون
اللہ ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر
واسم حقیقۃ المہدی السید المبارک
وھو شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لاشرقیۃ
ولاغربیۃ وھی اصل نور الولایۃ
المحمدیۃ ونور الولایۃ والرویۃ
متحدان وتصدیق الولایۃ والرویۃ
متحدان من انکرھما بالجزم فھو
منافق ومبتدع ورویۃ اللہ
فی الدنیا بعین الراس اوبعین
القلب اوفی المنام واجبۃ بلسان
المہدی ؑ من انکرھا بالجزم کفر و
طلب الرویۃ علی جمیع المصدقین
والمصدقات فرض والذکر الخفی
لشرط الدوام وترک الدنیا مع علا
یقھا فرض وصحبۃ الصادقین فرض
والھجرۃ من الوطن وھو مسکنہ فی
حالۃ الکسب فرض من ترک عملھا
کمن ترک الصلوٰۃ والصوم من انکرھا بالجزم
فھو کافر لانہ امر اللہ تعالی فما مورکما مورنبیہ
محمد النبی علیہ السلام بالوحی بواسطۃ
جبرئیل والمہدی ؑ مامور بلاواسطۃ جبرئیل
ببیان کلام ذات اللہ وانقطع نزول جبرئیل علی وجہ

اور دوسرا اس وجہہ سے کہ ایمان ذات اللہ ہے اور
مہدی ؑ اللہ کی ذات کا نور ہے بالاتفاق جس نے یقین
سے کہا کہ ایمان اور تصدیق مہدی ؑ دونوں متحد
نہیں ہیں تو وہ نبی اور مہدی علیہما السلام کے شرف
کا منکر ہوا اور اللہ کا دیدار اور مہدی ؑ کی تصدیق
دونوں متحد ہیں موافق اس حکم کے اللہ کا دیدار
نور ہے چودھویں رات کے چاند کے مانند جیسا کہ
فرمایا نبی ؐ نے بیشک تم عنقریب دیکھو گے اپنے رب کو
جیسا کہ چودھویں رات میں چاند کو دیکھتے ہو
اور مہدی کا حقیقی نام سید مبارک ہے مراد اس
سے شجرہ مبارکہ زیتونہ ہے جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی
اور وہی اصل نور ولایت محمدی ہے اور نور ولایت اور
دیدار دونوں متحد ہیں اور تصدیق ولایت اور دیدار
دونوں متحد ہیں جس نے انکار کیا ان دونوں کا یقین
کے ساتھ تو وہ منافق اور مبتدع ہے اور دنیا میں
اللہ کا دیدار چشم سر سے یا چشم دل سے یا خواب میں
ہونا مہدی کے فرمان سے لازمی ہے جس نے انکار
کیا اس کا یقین کے ساتھ تو وہ کافر ہے اور طلب
دیدار خدا تمام مصدق مردوں اور عورتوں
پر فرض ہے اور ذکر خفی بشرط دوام اور ترک حیات
دنیا مع ترک علائق فرض ہے اور صحبت صادقان
فرض ہے اور وطن سے ہجرت جہاں حالت کسب
میں ساکن ہے فرض ہے ان امور کا تارک نماز و روزہ
کے تارک کے مانند ہے اور جس نے یقین کیا تھا ان امور کا
انکار کیا وہ کافر ہے کیونکہ مہدی امر اللہ ہے اور مامور ہے اللہ نبی
کے مامور ہونے کے بذریعہ وحی بواسطہ جبرئیل ؑ اور مہدی
بلا واسطہ جبرئیل ؑ کلام اللہ کے بیان پر مامور ہے اور ظاہرا
جبرئیل ؑ کا نزول روی زمین پر ہمارے رسول کی بعثت
کے بعد سے منقطع ہو گیا ہے جس نے انکار کیا مہدی ؑ کے حکم

سو وہ خدا اور رسول نہیں

الارض من بعد رسولنا ممن کر بامر المهدی کفر بامر الله
و بامر رسول الله و الایمان یزید و
ینقص بحکم قوله علیه السلام
الایمان معرفة بالقلب و اقرار
باللسان و عمل بالارکان و من
نقص المعرفة بالقلب کشفا و
الاقرار باللسان یقینا و العمل
بالارکان طوعا یزید و ینقص و
فی حالة الکمالیة لا یزید و
لا ینقص کایمان امام اعظم رح
و غیره الکاملین رح و ما جری من
خارق العادات من المهدی
اسمه معجزة و لا تقل کرامة
و علی التخصیص ما کان من معجزاته
ظاهرًا فی حالة الدعوة هو
اخص المعجزات علی وجه تعجز
المنکرین کعجز ذی النون من
امتحان السیف و صار مسواکه
شجرا من بعد طلب السائل و هو مشهور
المعجزة الاولی انه فسر کلام الله کما
کان حقه و تکلم الجماد فی یده
مسبحًا و شهد کل الاشیاء علی
مهدیته بکلام ظاهر و سمع
السامعون العامون و الخاصون
ظهارا و السیف و الماء و النار حرمت علی
ذاته ای لم تقدر علی ذاته من ضرر و قطع
و بهذا المعنی معجزة حرب الکل
تین و فرارهم کانهم حمر مستنفرة

خدا کے حکم کا منکر ہوا اور ایمان بڑھتا
اور گھٹتا ہے حکم سے فرمان رسول اللہ صلعم کے کہ
ایمان دل سے پہچاننا اور زبان سے اقرار
کرنا اور اعضا سے عمل کرنا ہے اور
معرفت قلبی کے کشف اور اقرار لسانی کے
یقین اور عمل بالارکان کے نقصان سے
(بندہ کا ایمان) بڑھتا اور گھٹتا ہے اور کمالیت
کی حالت میں بڑھتا گھٹتا نہیں جیسا کے امام
اعظم رح وغیرہ کاملین رح کا ایمان اور جو
خوارق عادات مہدی سے ظاہر ہوئے معجزہ سے
موسوم ہیں ان کو کرامت نہیں کہنا
چاہیے۔ علی الخصوص جو معجزے حالت
دعوت میں ظاہر ہوئے وہی خاص الخاص
معجزے ہیں جن کا ظہور اس طور پر ہوا
کہ منکرین عاجز ہو گئے جیسا کہ ذوالنون
تلوار کے امتحان میں عاجز ہوا۔ اور
سائل کے طلب کرنے پر آپ کی مسواک
درخت بن گئی یہ واقعہ مشہور ہے اور معجزہ
اول یہی ہے کہ آپ نے کلام اللہ کا بیان کما حقہ
اور آپ کے دست مبارک میں پتھر تسبیح پڑھتے
اور ہر چیز آپ کی مہدیت پر علانیہ گواہی
دیتی تھی جس کو سننے والے عام و خاص آشکارا
طور پر سنتے تھے تلوار پانی اور آگ تینوں آپ
کی ذات مبارک پر حرام تھے یعنی آپ کو ضرر
اور زخم پہنچانے پر قادر نہ ہو سکے اسی معنی میں
گجراتیوں کے جنگ کا معجزہ ہے جب کہ بھاگ گئے سید
خوندمیر رض اور آپ کے ہمراہیوں کی تلوار کے خوف

فوت من قسورة من حذر سيف
میاں سید خوندمیر وتوابعه
رضی الله تعالیٰ عنه وعنهم وحربه
کحرب البدر حق من قال بالجزم ليس
حربه معجزة کمعجزة بدر النبی ؐ
فهو منافق ومن انکره مطلقاً کفر بالا
تفاق لان وصیة المهدی ؑ تفصيلاً
فی حیوته ليست الا لسید خوندمیر
من وقوع الحرب واشار القتال
الی ذاته وایضاً بشهادة میراں
سید محمود ثانی المهدی
رضی الله تعالیٰ عنه وهو مشهور
والمهدی ؑ خاتم الاولیاء حق
ولا یکون من بعده ولی من قال
واعتقد بالجزم من بعد لا یکون
ولی کفر من خمتیته ومراتب اولیاء
والانبیاء فی الحقیقة للمصدقین
حق من قال بالجزم لا یکون مراتب
الاولیاء والانبیاء فی الحقیقة
للمصدقین الکاملین کفر من
مهدیته، لان مرتبة عیسیٰ
علیه السلام کان لمیاں شیخ
بهکا وعلم مرتبته بلسان
المهدی ؑ من بعد احیاء المیت
من کراماته وهو مشهور وغیره
من المصدقین کانوا علی الرتبة
المذکورة ولا تکون کرامة ۔۔

سے مخالفوں کا بھاگنا ایسا تھا جیسا کہ وحشی گدھے
شیر سے ڈر کر بھاگتے ہیں اور بندگی میاں رضؓ
کی جنگ جنگ بدر کے مانند ہے حق ہے جس
نے یقین سے کہا کہ بندگی میاں رضؓ کی جنگ معجزہ
بدر نبیؐ کے مانند نہیں ہے تو وہ منافق ہے اور
جو مطلقاً اس جنگ کی اہمیت کا منکر ہو وہ
کافر ہے بالاتفاق کیونکہ حضرت مہدیؑ نے
اپنے زمانہ حیات میں تفصیلی طور وقوع جنگ
کے بارے میں بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کو
وصیت فرمائی اور قتال کا اشارہ بندگی میاں رضؓ
ہی کی ذات کی طرف فرمایا اور نیز میراں سید محمود ثانی مہدیؑ
کی گواہی سے بھی یہی ثابت ہے اور مہدیؑ خاتم الاولیاء ہیں حق ہے اور آپکے
بعد کوئی ولی نہ ہوگا۔ جس نے یہ کہا اور اعتقاد
رکھا یقین کے ساتھ کہ آپ کے بعد بھی کوئی
ولی ~~نہ~~ ہوگا تو وہ آپ کی ختمیت کا
منکر ہے اور اولیا وانبیاء کے مراتب
درحقیقت مصدقین کے لئے حق ہیں جس
نے کہا یقین کے ساتھ کہ اولیاء وانبیاء
کے مراتب درحقیقت مصدقین کاملین
کے لئے نہیں ہیں تو مہدیؑ کی مہدیت کا
منکر ہوا کیونکہ عیسیٰؑ کا مرتبہ میاں شیخ بھیک رضؓ
کو حاصل تھا۔ اور ان کے مرتبہ کا علم
مہدیؑ سے معلوم ہوا اس حادثہ کے بعد
کہ ایک مردہ ان کی کرامت سے زندہ
ہوگیا اور وہ واقعہ مشہور ہے ان
کے سوا صحابہ رضؓ میں سے اور مصدقین کو
بھی مرتبہ مذکورہ حاصل ہوا ہے اور

للمصدقین حق ای خارق العادات
کالمشی علی الماء وعدم التحرق
بالنار وغیرهما لان استجیب
دعاء خاتم الاولیاء علیه السلام
فی حالة احیاء الاموات من
کرامات میاں شیخ بھیک رضی
الله عنه من قال واعتقد بالجزم
تکون کرامة للمصدقین کفر من عمله
صحیح واثار الکرامة من وجود المصدقین
ظاهرة مع کمالیتهم لا تظهر الکرامة ولا تدعونها
وعلیه اتفاق المصدقین ومرتبة الولی
حقیقة من وجود اکثر المصدقین موجود
وعلم الولی من احاد المصدقین معلوم وبیان
علمه انه هو العارف بالله وصفاته
وهو الحی لا ممات له والواحد لا الثانی
له والقدیم لا انتهاء له والسمیع لا عرض
السمع له والبصیر لا عرض البصر له والعلیم
والشائی والمرید والمتکلم وفی نفس
العارف من شرور الشهوات والجنایة
ومستقیم علی الطاعة والعبادة والتجنب
من الکبائر والصغائر بعد الکمالیة
ودعی غیره الی وحدانیة الله
وعلی طاعته وعبادته ومثله
کثیر من المصدقین علی وجه الارض
من انکر بفضیلة المصدقین
فهو مبتدع وفاسق ومن
اهان علیهم

مصدقین سے کرامت کا وقوع ہیں نہ آنا حق
ہے یعنی خرق عادات مثلاً پانی پر چلنا اور
آگ سے نہ جلنا وغیرہ کیونکہ خاتم الاولیاء ؑ
کی دعا اس بارے میں قبول ہو چکی ہے اس
موقع پر جب کہ میاں شیخ بھیک رضی اللہ
عنہ کی کرامت سے مردہ زندہ ہوا جس نے
یہ کہا اور اعتقاد رکھا یقین کے ساتھ
کہ کرامت مصدقین سے وقوع میں آسکتی
ہے تو صحیح ہے کہ وہ مہدی علیہ السلام کے
عمل کی حقیقت سے منکر ہوا اور کرامت
کے آثار مصدقین کے وجود سے ان کی کمالیت
کے ساتھ ظاہر ہوئے بجز اس کے کہ وہ نہ کرامت
ظاہر کرتے ہیں اور نہ اس کے خواہشمند ہوتے ہیں
اسی پر ہے مصدقین کا اتفاق اور ولی کا مرتبہ
حقیقۃً اکثر مصدقین کے وجود سے موجود ہے
اور ولی کا علم بعض مصدقین سے معلوم ہوتا ہے
اور بیان اس کے علم کا یہ ہے کہ ولی وہی ہے جو
عارف ہے اللہ کی ذات اور اللہ کی صفات
کا کہ اللہ زندہ ہے اس کو موت نہیں وہ ایک ہے
اس کا ثانی نہیں وہ سمیع ہے سماعت اس کو
عارض نہیں وہ بصیر ہے بصارت اسکو عارض نہیں
وہ جاننے والا مشیت والا ارادہ والا اور کلام
کرنے والا ہے اس عارف باللہ کے نفس میں شرور
شہوات اور گناہ بھی ہوتے ہیں لیکن وطاعت
وعبادت پر مستقیم اور کبیرہ گناہوں سے دور
رہتا ہے اور کمالیت کے بعد صغیرہ گناہوں
سے بھی پاک ہو جاتا ہے۔

فهو منافق والمهدی ما كان مقيداً
بمذاهب الائمه وهم ابو
حنيفه رضی الله تعالیٰ عنه و
الشافعی رضی الله تعالیٰ عنه و
غيرهما لان المهدی عليه السلام
صاحب الزمان و صاحب المذاهب
وصاحب الفرمان وتابع القرآن من انكر
كونه صاحب المذاهب وصاحب الفرمان
وتابع القرآن و صاحب الزمان كفر
بتصديق وجوده واتفق المصدقون علی
كلام المهدیؑ ومن كلام المجتهدين
ما يوافق بكلام المهدیؑ فهو صحيح
والا خطاء فی اجتهادهم لان المهدی
عليه السلام صاحب الفرمان من
تخذ كلام المهدیؑ موافقا بكلام
المجتهدين فهو منافق و مبتدع
وبعض بيان المهدیؑ مخالف
الاجتهادهم و فهمهم وبيان
المهدیؑ فی الواقع حق واجتهاد
المجتهدين خطاء لانهم كانوا الابی
العلم وقاصدی الاجتهاد والمهدی
صاحب الفرمان وصاحب التحقيق
ودين المهدیؑ مطلق وعلی جميع اصحابه
الرشاد وهم هادون للمصدقين
ومثلهم اصحابی كالنجوم بايهم
اقتديتم اهتديتم ولم يقيدوا دينه
وتصديقه ولكن المعتقدين يعتقدون

اور دوسروں کو خدا کی وحدانیت اور خدا کی
طاعت اور عبادت کی طرف بلاتا ہے اور اس
کے جیسے مصدقین روئے زمین پر بہت ہوتے
ہیں جس نے انکار کیا مصدقین کی فضیلت کا تو
وہ مبتدع اور فاسق ہے اور جس نے انکی توہین کی
تو وہ منافق ہے اور مہدی ائمہ اربعہ ابو حنیفہ رح
اور شافعی وغیرہما کے مذاہب کے ساتھ مقید نہیں
کیونکہ مہدیؑ صاحب زمان ہیں مذاہب کے درمیان
حاکم ہیں اور صاحب فرمان اور تابع قرآن ہیں
جس نے مہدیؑ کے حاکم مذاہب صاحب فرمان
اور تابع قرآن اور صاحب زمان ہونے کا انکار
کیا تو وہ آپ کے وجود مبارک کی تصدیق کا منکر
ہے مصدقین کا اتفاق مہدی کے کلام پر ہے اور
مجتہدوں کا کلام جو کلام مہدیؑ کے موافق ہو صحیح ہے
ورنہ انکے اجتہاد میں خطا ہے کیونکہ مہدیؑ صاحب فرمان
ہیں جس نے کلام مہدیؑ کو مجتہدوں کے کلام کے موافق کرنا
چاہا تو وہ منافق اور مبتدع ہے اور مہدی کا بعض
بیان مجتہدوں کے اجتہاد اور انکی فہم کیخلاف واقع
ہوا ہے بیان مہدیؑ فی الواقع حق ہے اور مجتہدوں
سے خطا اجتہادی ہوئی ہے کیونکہ وہ کاسبین
اور قاصدین اجتہاد ہیں اور مہدیؑ صاحب
فرمان اور صاحب تحقیق ہے اور دین مہدیؑ
مطلق ہے اور مہدیؑ کے تمام صحابہ رضی اہل ارشاد
اور وہی مصدقین کے ہادی ہیں اور مثال انکی
یہ ہے کہ میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں
ان میں سے جس کسی کی پیروی کرو گے راہ پاؤ گے
دین مہدیؑ اور تصدیق مہدیؑ کو کسی
صحابی نے اپنی پیروی کیساتھ مقید نہیں
کیا لیکن معتقد ہونے والے جس

بمن یعتقدون ویطلبون رسوخ التصدیق
من فیض فلان علیہم الرشاد ومن غیرہم
فلا لان علی کل اصحابہ الرشاد
وبعد مہدینا علیہ السلام افضل
الخلفاء میراں سید محمود رض خاطبہ
الاصحاب بخطاب ثانی المہدی ع من
بعد رحلتہ واختاروا اتباعہ
بکمال انقیادہم وہو صدیق باتفاق
المہاجرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم و
بعدہ بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ لان بعد رحلۃ المہدی ع
فی الیوم العاشور خصہ ثانی المہدی ع
الی طرف الگجرات مع المعلوم بروح
المہدی ع وعذر میاں سید خوندمیر رض
بکمال رعایتہ فقال ثانی المہدی رض ان
امر المہدی ع کائن ظاہر من وجودکم
وکان معلوما السید خوندمیر رض بروح
المہدی ع فذہب السید خوندمیر رض
الی الگجرات مع رضاء میراں سید
محمود وہو اعظم الخلفاء باتفاق المہاجرین
رضی اللہ عنہم وبعدہ بندگی میاں
نعمت رضی اللہ عنہ لان ظہور الدین
من وجودہ وامر المہدی ع فی حقہ
مشہور وہو اکرم الخلفاء رضی اللہ عنہ
وبعدہ بندگی میاں نظام رض لان
دین المہدی ع ظہر من وجودہ وامر المہدی ع
فی حقہ معلوم وہو اکمل الخلفاء رضی اللہ عنہ

کسی سے چاہیں معتقد ہوتے ہیں اور جو شخص
جس کے فیض سے تصدیق میں رسوخ کا طالب ہوتا
ہے وہی اس کے حق میں اہل ارشاد ہوتا ہے دوسرا
نہیں ہوتا کیونکہ جملہ صحابہ مہدی ع اہل ارشاد ہیں
اور حضرت مہدی ع کے بعد افضل الخلفاء میراں سید
محمود رض ہیں اور صحابہ رض نے مہدی ع کے وصال کے
بعد آپ کو ثانی مہدی رض کے خطاب سے مخاطب کیا
اور کامل فرمانبرداری سے صحابہ رض نے آپ کی اتباع کی
اور باتفاق مہاجرین رضی اللہ عنہم آپ ہی صدیق
مہدی ع ہیں اور آپ کے بعد بندگی میاں
سید خوندمیر رض ہیں کیونکہ مہدی ع کی رحلت کے بعد
دسویں دن ثانی مہدی رض نے حضرت مہدی ع کی
روح مبارک سے معلوم فرما کر آپ کو گجرات
کی طرف جانے کی رخصت دی اور میاں سید خوندمیر رض
نے بکمال رعایت علیحدہ ہونے سے معذرت چاہی
تو ثانی مہدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مہدی ع
کا حکم واقع ہونا ہے اور اس کا ظہور تمہارے
وجود سے ہونیوالا ہے اور میاں سید خوندمیر رض
کو بھی مہدی ع کی روح مبارک سے معلوم ہوچکا تھا
پس میاں سید خوندمیر رض میراں سید محمود رض کی رضا
سے گجرات روانہ ہوئے اور آپ مہاجرین رض کے اتفاق سے
اعظم الخلفاء ہیں اور آپ کے بعد بندگیمیاں نعمت رض
ہیں کیونکہ دین کا ظہور آپ کے وجود سے ہوا اور
جو حکم مہدی ع آپ کے حق میں ہے مشہور ہے
اور آپ اکرم الخلفاء ہیں آپ کے بعد بندگیمیاں
نظام رض ہیں کیونکہ دین کا ظہور آپ کے
وجود سے ہوا اور حکم مہدی ع آپ کے حق میں ہے

وبعده بندگی میاں دلاور رضؓ هو صدیق
ثانی المهدی رضؓ وظهر دین المهدیؑ من
وجوده ظهور اً وامر المهدی فی حقه
معلوم وهو اخلص الخلفاء وعند بعض
المصدقین بعد السیدین رضؓ قائم مقامهما
ملکان ولنا لا نزاع لان الملکین
مقبولان کاملان بحضور المهدیؑ
وعظمتهما مقبولة امنا وصدقنا
ولکن نعتقد علی خلافة بندگیمیاں
نعمت رضؓ وبندگیمیاں نظام رضؓ لان ظهور
الدین من وجودهما فی المصدقین
ظاهر وقول المهدیؑ موافق بحالهما
من سوال بندگیمیاں دلاور رضؓ بحضرة
المهدیؑ عن خلفائه قال المهدیؑ
یکون فرمان الله تعالی السید محمود رضؓ
ثم سال من بعده قال یکون فرمان الله
تعالی السید خوندمیر رضؓ ثم سال من
بعده قال میاں نعمت رضؓ ثم سال من
بعده قال نظام رضؓ ثم قال الخامس
السائل اعنی انت وقال لو کان احداً
لکنت الثانی انت وقال لو کان اثنان
لکنت الثالث انت وقال لو کان ثلثة
لکنت الرابع انت وقال لو کان اربعة
لکنت الخامس انت وهو مشهور و
ثانی المهدی رضؓ صدیق عند الاکثرین
لان اول من صدق بالمهدیة فی
دانا پور میراں سید محمود رضؓ

ظاہر ہے آپ اکمل الخلفا ہیں آپ کے بعد بندگی
میاں دلاور رضؓ ہیں جو ثانی مہدی رضؓ کے صدیق
ہیں دین مہدیؑ کا ظہور آپ کے وجود سے ہونا
اظہر ہے اور حکم مہدیؑ جو آپ کے حق میں ہے
معلوم ہے اور آپ اخلص الخلفا ہیں اور بعض مصدقین
کے پاس سیدین کے بعد ان کے قائم مقام ملکین،
ملک برہان الدین اور ملک گوہر رضؓ ہیں ہم کو اس
میں کوئی نزاع نہیں کیونکہ ہر دو ملک حضور مہدیؑ
میں مقبول و کامل ہوئے ان دونوں کی عظمت
مسلم ہے امنا وصدقنا لیکن ہم بندگیمیاں نعمت رضؓ
اور بندگیمیاں نظام رضؓ کی خلافت کے معتقد ہیں
کیونکہ ان دونوں کے وجود سے دین کا ظہور مصدقین
میں ہونا آشکارا ہے اور فرمان مہدیؑ ان دونوں
کے حال کے موافق ہوا ہے بندگیمیاں دلاور رضؓ کے
سوال کے جواب میں جب کہ انہوں نے حضرت
مہدیؑ سے آپ کے خلفا کے متعلق دریافت فرمایا
تو مہدیؑ نے فرمایا کہ فرمان خدا ہوتا ہے کہ سید محمود
پھر پوچھا کہ ان کے بعد کون ہے تو فرمایا کہ فرمان خدا
ہوتا ہے کہ سید خوندمیر پھر پوچھا کہ ان کے بعد کون
ہے تو فرمایا میاں نعمت ہیں پھر پوچھا کہ ان کے بعد
کون ہے تو فرمایا کہ میاں نظام نیز فرمایا کہ پانچویں تم
سائل ہو اور فرمایا کہ اگر ایک ہوں تو دوسرے تم
ہو اگر دو ہوں تو تیسرے تم ہو اور اگر تین ہوں تو چوتھے
تم ہو اور چار ہوں تو پانچویں تم ہو اور یہ نقل مشہور
ہے اور اکثر کے پاس ثانی مہدی رضؓ صدیق ہیں
کیونکہ سب سے پہلے مہدیت کی تصدیق دانا پور
میں میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے

وقبل امر المهدی ع بلا تلعثم وقال لو
کان منکر المهدی ع بایزید لکفر من
انکار المهدی ع و عند البعض بندگیمیاں
سید خوندمیر صدیق ولایت رض وقبل
امر المهدی ع بلا شک ونقل عنہ
ولو کان اخذ المهدی ع فی یدہ
حجرا ویقول ھو یاقوت قال میاں
سید خوندمیر رض نحن نقبل ھو
یاقوت امنا وصدقنا بالیقین ونقل منہ
من فرط او افرط فی امر المهدی ع ما
کان اختیارنا باقیا فی قطع امرہ و
شھد شھادتہ واظھر عقیدتہ
وتوابع بندگی میاں نظام رض
اتفقوا علی صدیقیة ذاتہ ولنا
لانزاع لان الخمس صدیقوا المهدی ع
منھم ثلثة صدیقون مطلقون و
اثنان صدیقان مقیدان
وھما ثانی المهدی ع وسیرة
المهدی رضی اللہ عنھما ولا نزاع فی
عدد اولھما واخرھما ولکن فرق بینھما
بفضیلة نطفة المهدی ع وھو فضل
من اقرار میاں سید خوندمیر رض صحیح
کذالک وجدنا من المصدقین وما
وقع المخاصمات والمنازعات والمزاجرات
فی اصحاب المهدی ع فتاویلہ من المحا
لات لانھم کانوا امتحابین فیما بینھم و
تصدیق المهدی ع حقیقة وظاھرا
فتکفوا ایھا المصدقون من

ہی نے کی اور مہدی ع کے حکم کو بے درنگ قبول
فرمایا اور فرمایا کہ اگر بایزید رح بھی ہوتے اور منکر
مہدی ع ہوتے تو انکار مہدی ع کی وجہ کافر
ہوجاتے اور بعض کے نزدیک بندگیمیاں سید
خوندمیر صدیق ہیں آپ نے بھی حکم مہدی ع
کو بلا شک وشبہ قبول فرمایا اور آپ سے
منقول ہے اگر مہدی ع اپنے ہاتھ میں پتھر لے کر
فرمائیں کہ وہ یاقوت ہے تو میاں سید خوندمیر رض
کا بیان ہے کہ ہم یقین کے ساتھ قبول کریں گے
کہ وہ یاقوت ہے امنا وصدقنا نیز آپ سے
منقول ہے فرمایا کہ جس نے حکم مہدی ع میں کمی یا
بیشی کی تو اس کو اہل ایمان میں شمار کرنے کا ہم
کو اختیار باقی نہیں رہتا اور آپ نے جو گواہی دی تھی
دی اور اپنا عقیدہ ظاہر فرمایا بندگیمیاں نظام رض
کے توابع نے آپ کے صدیق ہونے پر اتفاق کیا ہے
ہم کو اس میں کوئی نزاع نہیں کیونکہ پانچوں
صحابہ مطلقاً کامل طور پر صدیق مہدی ہیں اور
مقید دو صدیق
ہیں اور وہ دونوں ثانی مہدی اور سیرۃ المہدی رض
رضی اللہ عنہما ہیں ان کو اول و آخر گننے میں کوئی
نزاع نہیں لیکن ان دونوں میں فرق نطفہ مہدی ع
کی فضیلت کا ہے اور وہ میاں سید خوندمیر رض
کے اقرار کے مطابق افضل ہے صحیح ہے ہم نے اسی
طرح مصدقین سے پایا ہے اور صحابہ رض کے درمیان جو کچھ
باہمی مخالفت منازعت اور زجر واقع ہوئی ہے اسکی
تاویل محال ہے کیونکہ وہ سب آپس میں ایک دوسرے سے
دلی محبت رکھتے تھے اور تصدیق مہدی میں باطناً وظاہراً
ایک تھے پس اگر تم اے مصدقو اس کی تاویل لینے کا صحابہ

من استغفار تاويله وكذا عقيدة
السنة والجماعة الماضين من
شرح عقائد ونكف عن ذكر الصحابة
ولا نذكرهم الا بخير لان نهي النبي
صلى الله عليه وآله وسلم في
اصحابه ولا تتخذوهم غرضا من بعد
فمن احبهم فبحبي احبهم ومن ابغضهم
اذاهم فقد اذاني ومن اذاني فقد
اذى الله ومن اذى الله
فيوشك ان ياخذه ودعاء المهدي
عليه السلام في حق بي بي الهدى
رضي الله عنهما مستجاب وبشرى في
حقها مقبولة وكان المهدي ع في
حالة الجذب وطلب الماء من
زوجته في وقت العشاء فاتت با
الماء في كاس وقامت من العشاء
الى طلوع الفجر وكان خاتم الاولياء
في الصحو ونظر اليها ورأى كاس الماء
في يديها قائمة قال الان تاتين
بالماء قالت السيدة رض اتى الماء من
وقت العشاء وقمت في حضورك لقائكم
فدعا خاتم الاولياء في حقها اللهم
اخصص في قرب لقائك لهذه
لامراة وارضها بعطاء الجنة كما
رضيتني من خدمتها وهو مستجاب
ونحن نعتقد بتخصيص بي بي الهدى
رض في قرب لقاء الله تعالى والجنة
في ميراثها حق وبشرى في حقها

کی تاویل سے اور ایسا ہی عقیدہ رہا ہے گذشتہ
اہل سنت والجماعت کا چنانچہ شرح عقائد کی
عبارت ہے کہ توقف کرتے ہیں صحابہ کے ذکر سے
بجز ذکر خیر کے کیونکہ نبی صلعم نے اپنے اصحاب
کے بارے میں کچھ کہنے سے منع فرمایا اس طور
پر کہ میرے بعد ان کو نشان ملامت مت بناؤ
جس نے ان کے ساتھ محبت رکھی اس نے میری
محبت سے انکی محبت رکھی اور جس نے انکے ساتھ
بغض رکھا تو اس نے میرے بغض سے ان سے بغض
رکھا جسنے ان کو ایذا دیا اس نے مجھے ایذا دی اور
جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دیا اور
جس نے خدا کو ایذا دیا تو قریب ہے کہ خدا
اس کا مواخذہ کرے اور مہدی کی دعا بی بی
الہدی رض کے حق میں مستجاب اور آپ کی
بشارت بی بی کے حق میں مقبول ہے اور مہدی ع
حالت جذب میں تھے اس حال میں اپنی بی بی
سے عشاء کے وقت پانی طلب فرمایے پس بی بی رض پانی لیکر آئیں
اور عشاء کے وقت سے طلوع فجر تک کھڑی کی
کھڑی رہیں اس وقت خاتم الاولیا حالت صحو میں
آئے اور بی بی کی طرف دیکھا کہ ہاتھ میں پانی
کا پیالہ لئے کھڑی ہیں فرمایا کہ اب پانی لاتی
ہو تو اس سیدہ نے عرض کیا کہ عشاء کے وقت
سے پانی لائی ہوں اور آپ کے حضور میں پیش
کرنے کے لئے کھڑی ہوں اس وقت خاتم
الاولیا بی بی کے حق میں یہ دعا فرمائی اے
اللہ اس عورت کو اپنے قرب ولقاء کا خاص
درجہ عطا فرما اور اس کو جنت کی عطا سے
خوش فرما جیسا کہ اس نے مجھے اپنی خدمت
سے خوش کیا ہے

مقبولة قال المهدی علیه السلام
بی بی مغفورة و اولادها الی
سبعة کراسی مغفورة و
جارها مغفور من صحبتها
مغفورة ومن ذهب من تحت
جدارها ومن شرب الماء
فی خمها ومن اعان لها ومن
یاتیها بشیء من السوق مغفور
ونحن نعتقد بان بی بی رض مغفورة
واولادها الی سبعة کراسی
مغفورة ودخلوا الجنة واثنا عشر
جلا مبشر المهدی من روایة
بندگی میاں دلاور رض الاول منهم
میراں سید محمود والثانی میاں
سید خوندمیر والثالث بندگی
میاں نعمت والرابع بندگیمیاں نظام
والخامس بندگی میاں دلاور والسادس
ملک برهان الدین والسابع ملک گوهر
والثامن میاں امین محمد والتاسع
ملک معروف والعاشر میاں ملک جیو
والحادی عشر میاں عبد المجید وا
لثانی عشر میاں یوسف خداوند
خانی رضی الله عنهم والزمان لا یخلو
من وجود صاحبه وهو وجود المهدی ع
احض وفیضه التصدیق هادی
المصدقین لا استعداد الرویة و
هو طلب مطابقة امور المهدی ع
ولا یحصلها الا بتعظیم کامل الزمان
وعلامته ان یکون راسخ العقیدة

یہ دعا مستجاب ہے اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ بی بی
الہدتی رض کو لقاء اللہ میں خاص قرب حاصل ہے
اور جنت بی بی رض کی میراث ہے حق ہے اور مہدی
کی جو بشارت بی بی کے حق میں ہے مقبول
ہے مہدی نے فرمایا کہ بی بی مغفورہ ہیں ان کی
اولاد سات کرسی تک مغفور ہے اور انکا
پڑوسی مغفور ہے اور جو ان کی خدمت میں
رہکر رحلت کی ہیں مغفور ہیں اور جو ان کی
دیوار کے نیچے سے جائے مغفور ہے اور جس نے ان
کے گھڑے سے پانی پیا اور جس نے ان کی مدد
کی اور جس نے ان کو بازار سے کچھ چیز لاکر
دی مغفور ہے اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ بی بی رض
مغفورہ ہیں اور ان کی اولاد سات کرسی تک
مغفور ہے داخل جنت ہوئی ہے اور بندگی
میاں دلاور رض کی نقل ہے بارہ مبشر مہدی ع یہ ہیں
پہلے میراں سید محمود رض دوسرے میاں سید خوندمیر
تیسرے بندگیمیاں نعمت رض چوتھے بندگیمیاں میاں
نظام پانچویں بندگی میاں دلاور رض چھٹے ملک
برہان الدین اور ساتویں ملک گوہر آٹھویں
میاں امین محمد نویں ملک معروف دسویں
میاں ملک جیو گیارہویں میاں عبد المجید
بارہویں میاں یوسف خداوند خانی رضی اللہ
عنہم اور صاحب زماں کے وجود سے زمانہ
خالی نہیں رہتا وہ خاص کر مہدی کا وجود
ہے مہدی ع کا فیض تصدیق ہے جو ہادی ہے مصدقین
کی استعداد رویت کے لیے استعداد سے مراد
امور مہدی ع کی مطابقت ہے جو حاصل نہیں
ہوتی مگر کامل زمانہ کی تعظیم اور کامل زمانہ
کی نشانی یہ ہے کہ راسخ العقیدہ کامل العمل

وکامل العمل وشرطہ ان یکون ذاتہ
مطابقا لجمیع امور المہدیؑ علما وعملا
یکون بکمال اتباع المہدیؑ واصحا
بہ ومن غیرہ فلا ومن ترک تعظیمہ
ففیہ نفاق مع المہدی واحکامہ
او جہل بسیط او مرکب یعنی نقص
علم التصدیق وعملہ جہلا وجبنا
اعنی النفاق بعد الجزم والجہل غیر الجزم
والجہل غیر الجزم غیر نفاق وعظموا
اولاد المہدیؑ واولاد اصحابہ تصدیقا
لان من صدق المہدی اول من صدقہ
کانوا اباءہم فتعظیم اولادہم اولا لا غیرہم
وشرطہ ان یکونوا توابع اباءہم اعتقاد
الا غیرہم الا ان اباءہم کانوا منظوری المہدی
ولو کان راسخ العقیدۃ غیر المنظور حکمہ
ہکذا ومن لم یکن راسخ العقیدۃ فی صحبۃ
المساکین لا یجوز اتباعہ فی الاعتقادات
والعملیات والفروعات والاصول و
لیلۃ القدر وتحققہا من المہدیؑ
وفضلہا اعطاہا اللہ المہدیؑ و
کان تعینہا من المہدی وہی لیلۃ السا
بعۃ والعشرین من رمضان ونحن
ننوی ایہا المصدقون فیہا بلفظ
متابعۃ المہدیؑ لان المہدیؑ
اقام رکعتین صلوۃ لیلۃ القدر
والواجب بعد رکعتین دعاء
بحضرۃ اللہ ساجدا وقرا
الامام علیہ سلام ...

ہو شرط اس کی یہ ہے کہ اسکی ذات مہدیؑ
کے تمام امور میں مطابق ہو اور علماً اور عملاً
مہدیؑ اور صحابۂ مہدیؑ کی اتباع میں کامل ہو
اس کے سوائے دوسرا کامل زمانہ نہیں ہو سکتا
جس نے اسکی تعظیم کو ترک کیا اس میں مہدیؑ
اور احکام مہدیؑ سے نفاق ہوگا یا اس میں
جہل بسیط یا جہل مرکب ہوگا یعنی علم تصدیق
میں نقصان پایا جائیگا اور اس کے عمل میں
جہالت اور نامردی پائی جائیگی یعنی استواری
کے معنی نفاق کے بغیر جہالت ہوگی اولاد مہدیؑ اور اولاد
صحابہ مہدیؑ کی تعظیم تصدیق میں لازم جانو کیونکہ
جن کے آبا کو تصدیق مہدیؑ میں اولیت حاصل
ہے ان کی اولاد کو تعظیم میں اولیت حاصل ہوگی
بشرطیکہ وہ اپنے آبا کے اعتقاد میں تابع ہوں
اور جو اپنے آبا کے تابع نہ ہوں تو وہ لائق تعظیم
نہ ہوں گے مگر ان کے آبا ہی منظور مہدیؑ
ہوں گے کوئی راسخ العقیدہ ہو لیکن منظور نہ ہو تو
حکم اس کا یہی ہے (وہ قابل تعظیم نہیں) اور راسخ
العقیدہ نہ ہو فقرا کا صحبتی ہو تو اسکی اتباع اعتقادیات
عملیات فروع اور اصول میں جائز نہیں شب قدر
اور اس کی تحقیق مہدیؑ سے ہوئی اور اللہ
تعالی نے اس کی فضیلت مہدیؑ کو بخشی اور رمضان
کی ۲۷ شب شب قدر ہونے کا یقین مہدیؑ سے حاصل ہوا
اے مصدقو شب قدر کی نماز کی نیت میں لفظ متابعت
مہدیؑ کہنا لازم جانو کیونکہ مہدیؑ نے خدا کے حکم
سے دو رکعت نماز لیلۃ القدر ادا فرمائی ہے ان
دو رکعتوں نے اللہ تعالی کے حضور میں سجدہ
کی حالت میں دعا کرنا واجب ہوا ہے اور امام

دعاءً قاعدا اللهم صغر الدنيا با
عيننا الى اخرة من خصوصية ليلة
القدر وفي النية من متابعة المهدي
فهو مبتدع بل منافق لانها معلومة
من اتفاق المهاجرين والتربية
واجبة وجودها شرط المصدقين
الكاملين وهي اعظم الاركان الدينية
ويحصل علم لتصديق المهدي من مر
مرشده من انكر من وجوبها فهو امنافق
وقسم المنافقين موجود في الدين لا نحكم
المهدي في السفر والحضر من ترك صحبته
بغير رخصته بحكم النفاق كاحمد شاه
قدن وغيره من قال و اعتقد
بالجزم ان قسم المنافقين مر
فوع من دائرة الدين فهو مبتدع
منافق ان المنافقين في الدرك
الاسفل من النار خالدين فيها
ابداً لا يخرجون منها لان المنا
فقين شروا نفس الايمان بثمن
قليل و هو الخوف والطمع والعدا
وة والجهل والتكبر والعناد واعتقد
واعلى عقلهم نفاقا ابداً بزعمهم
ان الدين فهمهم وهو في الواقع
باطل بحكم كلام الله وامر المهدي ا
وجزائهم بما كانوا يعملون
كما كانوا في الدنيا على ا
الباطل انبياء فجزائهم نار ابدا و
بعض المصدقين يحسب غير دخول

نے ان دو رکعتوں کے بعد بیٹھکر یہ دعا فرمائی ہے کہ اے
اللہ ہماری آنکھوں میں دنیا کو حقیر کر کے دکھلا الخ
جس نے لیلۃ القدر کی خصوصیت اور اسکی
نیت میں لفظ متابعۃ المہدی کہنے سے انکار کیا
تو وہ مبتدع بلکہ منافق ہے کیونکہ اس کا علم مہاجرین
رض کے اتفاق سے حاصل ہوا ہے اور تربیت ہونا
واجب ہے اور مصدقین کاملین سے تربیت ہونا
شرط ہے اور یہ عمل اعظم ارکان دینیہ سے ہے
اور مہدی کی تصدیق کا علم ہر شخص کو اس کے
مرشد سے حاصل ہوتا ہے جس نے عمل تربیت
کے وجوب سے انکار کیا تو وہ منافق ہے اور
منافقین کی قسم دین میں موجود ہے کیونکہ مہدی ؑ
نے سفر اور حضر میں بغیر رخصت کے صحبت ترک
کرنیوالے پر منافقی کا حکم فرمایا ہے مانند احمد شاہ
قدن وغیرہ کے جس نے کہا اور یہ اعتقاد رکھا
یقین کے ساتھ کہ منافقین کی قسم دایرہ دین سے
اٹھ گئی ہے تو وہ مبتدع بلکہ منافق ہے بیشک
منافقین دوزخ کے سب سے نیچے کے درجہ میں ہونگے
جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اس سے نہیں نکلیں
گے کیونکہ منافقین نے نفس ایمان کو بہت ہی
کم دام میں بیچ دیا ہے اور وہ خوف طمع عداوت
جہل تکبر اور عناد ہے اور دائمی نفاق سے اپنی
عقل کے معتقد ہو گئے اس زعم کے ساتھ کہ انکی
سمجھ ہی عین دین ہے اور واقع میں انکا یہ زعم
قرآن اور مہدی موعود کے حکم سے باطل ہے
ان کی جزا ان کے عمل کے موافق ہوگی جیسا
کہ وہ دنیا میں باطل کی خبر دینے والے تھے پس
ان کی جزا یہی ہوگی کہ وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے

النار وهو كسجن طويل او قصير يمكث
او تعجيل وبعده نجى عند اكثر المصد
قين وبعض المصدقين من غير سؤال
يدخلون الجنة واعمال المنافقين
ثلثة تخصيصاً الاول انهم غير قائلين
يكون انكار المهدی ؏ كفرا والثانی
لا يعتقدون ان ؏ اوامر المهدی ؏
والثالث يصلون خلف امام المخا
لفين طوعاً بلا ضرورة وغير شك من
اقام الصلوٰة خلف الامام المخالف
ضرورة او سهوا تكرر قضائه و
تذبيح الانعام بايدی المخالفين جاز
وتزويجه بناة المخالفين جائزة وتزويج
بنات المصدقين بين المخالفين
منع بالاتفاق في صلوٰة الجمعة
اقتداء امام المخالف جائز وصلوٰة
العيدين كذا ودعاء الاجهاد
باليدين لسطا منع وهو اعلامة ا
لمخالفين والنفل بعد الفريضة منع
وتسبيح الحبوبات منع وهی علامة
المخالفين والفاتحه علی مقابر
المنكرين منع وهم ماتوا بعد
زمان المهدی وعلی مقابر القديمة
وهم ماتوا قبل زمان المهدی
عليه الصلوٰة والسلام جاز بل
وجب علی مقابر الكاملين وصلوٰة
الجنازة علی ميت المنكرين منع و
اختلاط المنكرين بلا ضرورة منع و

اور بعض مصدقین آگ میں داخل ہونے کے بغیر
محبوس ہونگے جیسی مانند طویل یا کوتاہ مدت
قید کے ہوگا دیری یا جلدی نہیں اور اس کے بعد
نجات پائیں گے اکثر مصدقین کے پاس یہی
بات ثابت ہے اور بعض مصدقین سوال کے
بغیر جنت میں داخل ہونگے اور منافقوں کے
اعمال خصوصاً تین ہیں ایک یہ کہ منکر مہدی ؏
کے کافر ہونکے قائل نہیں دوسرا یہ کہ مہدی کے
احکام کو حق نہیں جانتے تیسرا یہ کہ مخالف امام
کے پیچھے بخوشی بلا ضرورت بغیر کسی شک کے نماز
پڑھتے ہیں اور جس نے مخالف امام کے ضرورۃ یا
سہواً نماز پڑھی تو اس کو لازم ہے کہ نماز
لوٹا کر پڑھے اور مخالفین کے ہاتھ کے ذبح کیے ہوئے
جانوروں کا کھانا جائز ہے اور مخالفین کی لڑکیوں
سے نکاح کرنا جائز ہے اور مصدقین کی لڑکیوں
کو مخالفین کے درمیان نکاح کر کے دینا بالاتفاق
منع ہے اور نماز جمعہ میں مخالف امام کی اقتدا
جائز نہیں اور اسی طرح عیدین میں نماز
کے بعد ہاتھوں کو اٹھا کر اور پکار کر دعا کرنا
منع ہے یہ مخالفین کی علامت ہے اور نماز کے
بعد نفل پڑھنا بھی منع ہے اور تسبیح کے منکے دانا
منع ہے یہ بھی مخالفین کی علامت ہے اور
منکروں کی قبروں پر فاتحہ پڑھنا منع ہے اور وہی
ہیں جو مہدی کے زمانہ کے بعد مرے ہیں
اور قدیم قبروں پر جو مہدی کے پہلے مرے ہیں
فاتحہ پڑھنا جائز ہے بلکہ کاملین کی قبروں پر واجب
اور منکرین کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا منع ہے
اور بلا ضرورت منکرین سے میل جول بھی منع ہے

حاشیہ
ے جاز ہے صفحہ نمبر ۲۱ پر ملاحظہ فرمائیے۔

و منكر المهدى ع كافر والساكت كافر و مصدق المهدى ع من انواع الذنوب لا يكفر من غيره استحلال يعني غير معروف

منکر مہدی ع کافر اور ساکت بھی کافر ہے اور مصدق مہدی اقسام کے گناہوں سے کافر نہیں ہوتا یہاں تک کے کہ وہ حرام کو حلال قرار دے

سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا تکتموا الشہادۃ اور تم نہ چھپاؤ شہادت کو۔ لہذا
جو شخص دیکھی گواہی اسے ساکت رہا تو وہ حق پوشی کیا اور حق پوشی کفر ہے چنانچہ حضرت مجتہد گروہ
مہدویہ رح نے تحریر فرمایا ہے کہ

انکار بمعنی نا قبول کردن است حق پوشی کفر است ہر کہ در اظہار حق نبی و مہدی علیہما السلام ساکت است ساتر حق الیشان است لاجرم کافر است انکار بمعنی نا شناختن است ہر کہ کہ از روے ناشناسی نبی و مہدی علیہما السلام ساکت باشد ہم منکر الیشان است بر ہر کہ شہادت گفتن واجب آید و او از اظہار شہادت ساکت ماند کتمان شہادت نبی و مہدی علیہما السلام کفر است اگر کسے بدل و جان مومن باشد تا آنکہ تصدیق نبی و مہدی علیہما السلام بزبان اظہار نکند شرعا کافر است و سید راجو رح در تحفہ خویشتن فرمودہ اند

تصدیق گر داری بدل اقرار ناری بر زبان
باشی تو مومن نزد حق کافر بنزدیک بشر

باید دانست وقتی کسیکہ بدل و جان تصدیق داشتہ باشد تا کہ اقرار بزبان نکرد او را کافر باید گفت پس کسیکہ نہ بدل تصدیق دارد و نہ بزبان اقرار نیارد بجز کافر است رحم اللہ من انصف
(از مکتوب حضرت مجتہد گروہ رح)

انکار کا معنی قبول نہ کرنا ہے حق بات کا چھپانا کفر ہے جو شخص نبی اور مہدی علیہما السلام کی ذات کے حق ہونے کے اظہار سے ساکت ہے تو ان کی ذات کے حق ہونے کو چھپانے والا ہے بالضرور کافر ہے انکار کے معنی پہچاننے کے ہیں جو شخص از روے ناشناسی نبی اور مہدی علیہما السلام سے ساکت ہے تو وہ بھی نبی اور مہدی کا منکر ہے جس پر شہادت کہنی واجب ہے اور وہ اظہار شہادت سے ساکت رہا تو نبی اور مہدی علیہما السلام کی شہادت کا چھپانا کفر ہے اگر کوئی شخص دل و جان سے مومن ہو اور جب تک نبی اور مہدی ع کی تصدیق کا اظہار زبان سے نہ کرے تو وہ شرعا کافر ہے چنانچہ سید راجو رح اپنے تحفہ میں اسطرح فرمایا ہے اگر تو دل سے تصدیق کرتا ہے اور زبان سے اقرار نہیں کرتا تو اللہ کے پاس مومن ہے اور بشر کے پاس کافر ہے مقام غور ہے کہ جب کسی نے دل و جان سے تصدیق کی ہو اور جب تک وہ زبان سے اقرار نہ کرے اس کو کافر کہنا چاہیے تو پس جو شخص نہ دل سے تصدیق کرتا ہے اور نہ زبان سے اقرار کرتا ہے تو اس کو کافر ہی کہنا چاہیے اللہ رحم کرے منصف پر۔

امور المهدیؑ وشرفه وصلوا وصلوا الجنازة علی المصدق المذنب اذا مات علی التصدیق من غیر استحلال ومن لم یصل علیها فلا نزاع لانها من الفروعات فاحذروا ایها المصدقون علی وجودکم من اظهار علامات الخوارج والمعتزلة والروافض وتفصیل علامات الخوارج قد ذهبوا الی ان مرتکب الکبیرة

یعنی مہدی کے مشہور احکام اور ان کے شرف کو بدل دے اور گنہگار مصدق پر نماز جنازہ پڑھو جب کہ وہ حرام کو حلال قرار دیئے بغیر تصدیق پر مرے اور جس نے اس پر نماز نہ پڑھی تو کوئی نزاع نہیں کیونکہ نماز جنازہ فروعات سے ہے پس اے مصدقو اپنی ذاتوں سے خوارج معتزلہ اور روافض کے علامات ظاہر کرنے سے ڈرو خوارج کے علامات کی تفصیل یہ ہے کہ ان کے مذہب میں کبیرہ یا

۱ یعنی جو مصدق مہدیؑ آنا جائز کو جائز قرار نہ دے یعنی حضرت مہدیؑ کے احکام اور ان کے شرف کو نہ جھٹلائے تو اقسام کے گناہوں سے کافر نہیں ہوتا مگر جب مصدق مہدیؑ ناجائز کو جائز قرار دے یعنی حضرت مہدیؑ کے مشہور احکام اور ان کے شرف کو جھٹلائے تو وہ کافر ہے

۲ جو گنہگار مصدق حرام کو حلال قرار دینے کے بغیر تصدیق پر یعنی مہدی موعود آمد و گذشت مہدی موعود آئے اور گئے قبول کیا سو مومن انکار کیا سو کافر کے اقرار پر مرے تو اس کے جنازہ پر نماز پڑھنا جائز ہے اور جو حرام کو حلال قرار دے اور تصدیق پر نہ مرے تو اس پر نماز پڑھنا اور اس کی مغفرت چاہنا جائز نہیں ہے

۳ حضرت مجتہد گروہ مہدویہ رح فرمارہے ہیں "اور جس نے اس پر نماز نہ پڑھی تو کوئی نزاع نہیں کیونکہ نماز جنازہ فروعات سے ہے" حضرت مہدیؑ کے صحابہ تابعین تبع تابعین صادقین کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانوں کا یہ طریقہ تھا کہ جو مصدق جس دائرہ مہدویہ کے مرشد سے تربیت ہوتا اس کی میت اسی دائرہ میں لے جاتے تو مرشد غسل و کفن سے فارغ ہو کر مع حاضرین دائرہ نماز جنازہ پڑھ کر دفن کرتے دیتے دوسرے دائروں کے مرشدوں کو بلاتے نہ تھے لیکن تقریباً ساٹھ یا ستر برس سے یہ طریقہ قائم کر لیا گیا ہے کہ دوسرے فقراء کو بھی بلا کر نماز پڑھائی جاتی ہے اس طریقہ عمل میں جو خرابیاں پیدا ہوئیں ناگفتہ بہ ہیں غرض نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یہ ایک کے ادا کرنے سے بھی سب کے ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہے۔

او الصغيرة كافر وانه لا واسطة
بين الايمان والكفر وهم عمو من
نور التصديق ومن شمس التوحيد
وحجتهم من ترك الصلوٰة عمداً فقد
كفر وقوله تعالى لا يصليها الا الا
شقى الذى كذب وتولى واعلموا
ان اصطلاح القرآن لا يعلمه
احد كما حقه الا المهدى
ومن العلماء الراسخون قليل و
هم اتفقوا على ان المصدق المذنب
ليس بكافر الا منكر البينات
والتوحيد وقول المهدى ؑ فى
سوال عالم وقوله كل عالم
يومن بالمهدى قال المهدى
المومنون كلهم امنوا واطاعوا
فمصدق المهدى مومن حق
ومن انواع الذنوب لا يكفر من
غير استحلال يعنى من انكر
من اوامره او من فضله كفر
وعلامات المعتزلة وهم
ذهبوا الى ان مذنب الكبائر ليس
بمومن ولا بكافر ولا منافق وهو
الفاسق وفى عقل رطالهم كافر
بمعنى فاسق وفسق اى كفر لان
الفاسق مومن حتى قال عليه السلام
لابى ذر ؓ لما بالغ فى السوال وان زنى
وان سرق على رغم انف ابى ذر وهو
مومن وقول المهدى عليه السلام

صغیرہ گناہ کا مرتکب کافر ہے اور یہ کہ
ایمان اور کفر کے درمیان کوئی واسطہ نہیں
ان کی آنکھیں تصدیق کے نور اور توحید
کے آفتاب سے اندھی ہو چکی ہے اور ان کی
حجت یہ ہے کہ جس نے نماز کو عمداً ترک کیا
وہ کافر ہے حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے اس
میں دوزخ میں وہی بدبخت داخل ہوگا جس
نے جھٹلایا پیغمبر کو اور منہ پھیرا ایمان اور اطاعت
سے اور قرآن کی اصطلاح کما حقہ مہدی ؑ
کے سوائے کوئی نہیں جانتا اور بعض علماء
راسخین ہیں وہ بھی تھوڑے ہیں اور انہوں
نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ گنہگار مصدق
کافر نہیں مگر آیات اور توحید کا منکر
اور ایک عالم کے اس سوال کے جواب
میں کہ تمام عالم مہدی ؑ پر ایمان لائے گا
مہدی نے فرمایا کہ تمام مومنوں نے ایمان
لایا اور اطاعت کی پس مصدق مہدی
مومن ہے حق ہے اور اقسام کے گناہوں سے
وہ کافر نہیں ہوتا حرام کو حلال قرار دیئے
بغیر یعنی جس نے مہدی ؑ کے احکام اور
اور آپ کے فضل کا انکار کیا وہ کافر ہے اور معتزلہ
کے علامات یہ ہیں کہ ان کے مذہب میں گناہ کبیرہ
مرتکب نہ مومن ہے نہ کافر اور نہ منافق بلکہ فاسق
اور ان کی نادان عقل میں کافر بمعنی فاسق اور فسق
بمعنی کفر ہے اور حالانکہ فاسق مومن ہے یہاں
تک کہ رسول ؐ نے ابو ذر سے فرمایا کہ جب کہ انہوں
نے سوال میں مبالغہ کیا اگرچہ زنا کیے اور اگرچہ
چرائے مومن مومن ہے ابو ذر کی ناک نیچے

من المومنین مذنب بانواع الذنوب
ولکن لا یکفر فالتحقیق ان المصدق
من الذنوب لا یکفر فلا سند فی
التھدیدات والتذیرات دھی
بیان وللعباد افعال اختیاریہ
یثابون بھا ان کانت طاعۃ و
یعاقبون بھا ان کانت معصیۃ
لان الانسان قابل التوحید و
قابل التصدیق علیہ بیان الخوف
والرجا قال علیہ السلام اخوک
من حذرک لا من غرک والمعتزلۃ
منکر والرویۃ ومنکروا المعراج و
منکرون بکلام اللہ ومن کونہ
غیر مخلوق وعلامات الروافض
وھم ذھبوا الی انھم متبرون
من الاصحاب الکبار واھانوا
علیھم ومنکروا الرویۃ و
منکرون بان القران غیر مخلوق
ومن الاعتقادات المذکورۃ
یکفرون

ہونے کے لئے اور یہدی نے فرمایا کہ
مومن اقسام کے گناہوں سے کافر نہیں
ہوتے پس تحقیق یہی ہے کہ مصدق گناہوں
سے کافر نہیں ہوتا پس تہدیدات تنذیرات
کی یہاں کوئی سند نہیں کہ وہ بیان کی صورت
رکھتے ہیں اور بندوں کے لئے افعال اختیاری
ہیں ان سے ثواب پاتے ہیں اگر از قسم طاعت
ہوں اور ان سے عذاب پاتے ہیں اگر
از قسم معصیت ہوں کیوں کہ انسان
توحید اور تصدیق کو قبول کرنیوالا ہے
اسی پر خوف ورجا کا بیان کیا گیا آنحضرت
نے فرمایا تیرا بھائی وہ ہے جو تجھے ڈرایا نہ کہ وہ جو تجھے دھوکہ دیں
ڈالا اور معتزلہ روایت اور معراج کے منکر
اور کلام اللہ غیر مخلوق ہونے کے منکر ہیں اور
روافض کے علامات یہ ہیں کہ ان کے مذہب
ہیں رسول اللہ کے صحابہ کرام پر سب وتبرا
جائز ہے اور ہم ان کی اہانت کرتے ہیں یہ
اور رؤیت کے منکر اور قرآن غیر مخلوق
ہونے کے بھی منکر ہیں اور انہی اعتقادات
مذکورہ سے کافر قرار پائے ہیں

ے خدا تعالیٰ کا کلام کسی کا بنایا ہوا نہیں ہے (اس لئے) وہ غیر مخلوق ہے یعنی کلام
نفسی کیونکہ قرآن کا لکھنا اور اس کے حروف و نکلے اور آیتیں یہ سب قرآن کے اسباب ہیں
(جکو کلام لفظی سے تعبیر کیا جاتا ہے) جس کی بندوں کو ضرورت ہوتی ہے (ملاحظہ ہو وصیت
امام اعظم رح مطبوعہ تاج پرنٹیں چھتہ بازار) المرقوم ٣ ربیع الاول ١٣٥٦ھ

حاشیہ صفحہ نمبر ۱۶ سے "جائز" معلوم ہوتا ہے کہ اصل کتاب میں "ما جاز" تھا سہو کتابت سے صرف جائز لکھدیا گیا ہے اس لئے حضرت مجتہد گروہ رح اسکے پہلے رجائز سے پہلے یہ تحریر فرمایا ہے کہ

واعمال المنافقین ثلثۃ تخصیصًا الاول انھم غیر قائلین بکون انکار المهدی کفرا و الثانی لا یعتقدون ان اوامر المهدیؑ حق والثالث یصلون خلف امام المخالفین طوعًا بلا ضرورۃ

منافقین کے اعمال خصوصًا تین ہیں ایک یہ کہ انکار مہدیؑ کفر ہونے کے قائل نہیں دوسرا یہ کہ احکام مہدیؑ حق ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے تیسرا یہ کہ مخالف امام کے پیچھے بخوشی بلا ضرورت نماز پڑھتے ہیں

اور حضرت مجتہد گروہ رح نے جائز کے بعد یہ تحریر فرمایا ہے

وصلوٰۃ الجنازۃ علی میت المنکرین منع واختلاط المنکرین بلا ضرورۃ منع ومنکر المهدیؑ کافر والساکت کافر۔

اور منکرین کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا منع ہے اور منکرین سے بلا ضرورت ملنا منع ہے اور منکر مہدیؑ کافر اور ساکت بھی کافر ہے

حضرت مجتہد گروہ رح کے فرامین بالا سے ظاہر ہے کہ حضرت مہدیؑ کے فرامین کو حق نہ جاننے والا منافق ہے اور منکر مہدیؑ کافر ہے اور ساکت بھی کافر ہے اور حضرت مہدیؑ نے "مقبل مومن منکر کافر" کا دعویٰ فرمایا اور حکم فرمایا ہے کہ منکران مہدیؑ کے پیچھے "نماز مت پڑھو" اس فرمان پر حضرت مہدیؑ کے تمام صحابہ کا اجماع ہو چکا ہے تو پھر مجتہد گروہ رح منکر مہدیؑ کافر کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے کیسے فرماتے معلوم ہوا "ما جائز" کے عوض ناقلین کی سہو کتابت سے "جائز" لکھا گیا ہے قرین قیاس نہیں اسلئے ترجمہ ما جائز کا کیا گیا ہے۔

مترجم

حضرت پیر و مرشد مولانا میاں سید دلاور عرف گوریمیاں صاحب

مہدوی رح سابق سرپرست دار الاشاعت جمعیۃ مہدویہ
ہند حیدرآباد اے پی

ناشر: محمد انعام الرحیم خان مہدوی مکان نمبر ۱۱-۱-۱۰۶ دائرہ زمستان پور
حیدرآباد ۴۸ 500048

فہرست کتب مطبوعہ

(۱) پارہ اول تا پارہ ہفتم و پارہ عم کی تفسیر رشدی

(۲) الحجۃ — مولف حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہ رح

(۳) بوستان ولایت پنجم و ششم (منظوم)

(۴) تسبیح کے طریقے

(۵) مہدی اور مہدویز (انگریزی)

(۶) تذکرۃ الصالحین

(۷) مکتوب دربیان فرضیت دوگانہ شب قدر

(۸) دلیل العدل والفضل

(۹) معدن الآداب و محکمات و تکمیل الایمان

(مولفہ حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہ مہدویہ رح)

(۱۰) جنت الولایت

(۱۱) جامع الاصول — مولف حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہ مہدویہ رح

(۱۲) چراغ دین مہدی (۱۳) ماہیت التصدیق

(کتب ملنے کا پتہ)

محمد انعام الرحیم خان مہدوی

مکان نمبر ۱۲۱۴-۶-۱ زمستان پور
حیدرآباد ۵۰۰۰۴۸

مطبوعہ اعجاز پرنٹنگ
پریس چھتہ بازار

کتابت
سید موسیٰ ید اللّٰہی
چنچل گوڑہ